



## سوال

جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت نہیں ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(علیکم بسنتی ورسۃ خلفاء راشدین المبدین من بعدی تسوا بہا وعضوا علیہا بالتواجد) (مسند احمد)

"تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت پر عمل کرو اس سے وابستہ ہو جاؤ اور اسے نہایت مضبوطی سے تھام لو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام نمبر پر بیٹھتا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مدینہ کی آبادی میں اضافہ ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن اذان اول کا حکم دیا لہذا یہ بدعت نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں جو ہم نے ابھی بیان کی ہے ہمیں خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے اس مسئلہ میں اصل حدیث وہ ہے جسے امام بخاری نسائی ترمذی ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابو داؤد کی روایت میں ہیں۔۔۔۔۔ نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ:

عمر بن سائب بن یزید ان الاذان کان اولہ عین مجلس الامام علی النضر لایوم الجمعة فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونبی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلما کانت غلظۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعة بالاذان الثالث فاذا نزل علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک (صحیح بخاری)

"مجھے سائب بن یزید نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اذان اول اس وقت ہوتی تھی جب امام جمعہ کے دن نمبر پر بیٹھتا تھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور خلافت آیا اور مدینہ کی آبادی زیادہ ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جو زوراء میں کہی جاتی تھی تو اس وقت سے یہی معمول چلا آتا ہے۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس اذان کا اضافہ کیا اس سے مراد وہ ہے جو نماز جمعہ کا وقت شروع ہونے پر کہی جاتی ہے اسے تیسری اذان اس لئے کہا کہ یہ اذان واقامت سے زائد ایک تیسری اذان تھی اور اس حدیث میں اقامت کو (تغلیبا) اذان کہا گیا ہے جب مسلمان



نوں کی آبادی میں اضافہ ہو گیا (توجہ کے وقت کے قریب ہونے کی اطلاع کے پیش نظر) حضرت عثمان نے اجتہاد سے اس اذان کا اضافہ فرمایا اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جب اس پر سکوت فرمایا اور انکار نہ کیا تو یہ گویا اجماع سکوتی ہوا۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

### ج 1 ص 532

#### محدث فتویٰ